۱۲ ربیعُ الاوّل ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:86)

بیٹی کی پیدائش پر مُبارَک باد دینا کیسا؟

- صرف ربیعُ الاوّل میں ہی چَراغاں کیوں؟ 01
- پاکستانی کرنسی میں حقِ مہر کتنا ہونا چاہیے؟ 12
- اصحابِ فیل کا واقعہ 13
- حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی پیاری آواز 15

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بیٹی کی پیدائش پر مُبارک باد دینا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۸ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تُم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیٹی کی پیدائش پر مُبارک باد دینا کیسا؟

سُوال: کہتے ہیں کہ بیٹی کی پیدائش پر مُبارک باد نہیں دینی چاہیے، کیا یہ صحیح ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: بیٹی کی پیدائش پر مُبارک باد دینا فرض یا واجِب نہیں ہے، لیکن نَعُوْذُ بِاللّٰه بیٹی کی وِلادت کو بوجھ یا بُرا سمجھ کر مُبارک باد نہ دینا بڑی کم نصیبی ہے۔ بیٹی اللہ پاک کی رَحمت ہے اور اَحادیثِ کریمہ میں بیٹی کو بُرا نہ سمجھنے کا حکم ہے، جیسا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے کہ (بیٹیوں کو بُرا مت کہو،) میں بھی بیٹیوں والا ہوں۔[3]

صرف رَبیعُ الْاَوّل میں ہی چَراغاں کیوں؟

سُوال: بَعض لوگ کہتے ہیں کہ ”آپ لوگوں کو صِرف رَبیعُ الْاَوَّل ہی میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد آتی ہے! ربیع الاوّل ہی میں چَراغاں کرنا اور خُوشیاں منانا یاد آتا ہے! کیا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صرف 12 دِنوں کے لئے ہی تشریف لائے تھے؟“ ایسوں کو کیا جواب دیا جائے؟ (بچّے کا سُوال)

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۲ رَبیعُ الاوّل ۱۴۴۱ھ بمطابق 9 نومبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... معجم کبیر، باب الحاء، حسن بن حسن بن علی، ۳/ ۸۲، حدیث: ۲۷۲۹۔

3 ...... فردوس الأخبار، ۲/ ۴۱۵، حدیث: ۷۵۵۶۔

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم اِن 12 دِنوں میں بھی اور عُمر بھر کے لئے بھی اپنے دِل پر عشقِ رسول کے Bulbs (قُمقمے) جَلائے ہوئے ہیں، دیکھنے کے لئے آنکھ چاہیے۔ اِس کا اِظہار ہم 12 دن تک دَر و دِیوار اور گلیوں میں کرتے ہیں۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت اور عشق سے کس مسلمان کا دِل روشن نہیں ہو گا! جس دل میں مَحبَّتِ رسول ہے وہ دل کالا نہیں ہو گا، وہ اُجیالا رہے گا اور نُور سے جگمگاتا رہے گا، اِس کا پتا ابھی نہیں چلے گا، لیکن مَرنے کے بعد اِنْ شَآءَ اللّٰہ پتا چل جائے گا کہ کون آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت کا چراغ اپنے دِل میں روشن کرکے قَبر میں جاتا ہے؟ اور کون نَفرت کا اندھیرا لے کر قَبر میں اُترتا ہے؟ اللہ کریم ہمیں نُور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک نُور کا حصّہ عطا فرمائے۔

لَحد میں عشقِ رُخِ شَہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سُنی تھی چراغ لے کے چلے (حدائقِ بخشش)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم اِن 12 دِنوں میں بھی Lighting (چَراغاں) کرتے ہیں اور دیگر بُزرگوں کے اَیّام جیسے گیارہویں شریف اور 25ویں شریف میں بھی Lighting کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرے غریب خانے اور نگرانِ شوریٰ کے دولت خانے پر بھی Lighting تھی۔ اِسی طرح فیضانِ مدینہ میں بھی Lighting تھی۔ اِس میں شرعاً کوئی مُمانَعت بھی نہیں ہے۔ ہم جب مَسجد میں نَمازیں پڑھتے ہیں تو بتّیاں جلا کر پڑھتے ہیں، لیکن خُوشی کے موقع پر اِضافی Lighting کرتے ہیں۔ آپ یہ باتیں اُنہیں کہیں جو شادی، ختنے کی تقریب، Birthday (یومِ پیدائش) اور 14 اگست پر Lighting کرتے ہیں کہ "تُم کو ساری زندگی Lighting نہیں سُوجھتی، صرف اِن دنوں یا موقعوں پر ہی Lighting کرتے ہو" ایسے موقعوں پر کی جانے والی Lighting پر کوئی اِعتِراض نہیں کرتا، نہ ہی کچھ بولتا ہے، لیکن اگر سیّدہ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لال کی خوشی میں ہم Lighting کرتے ہیں تو وَسْوَسے آنا شُروع ہو جاتے ہیں۔ آپ کاہے کو شیطان کے وَسْوَسوں میں آتے ہیں! آپ بھی Lighting کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ کا دِل بھی نُور نُور اور روشن ہو جائے گا۔

تُم کرو جشنِ وِلادت کی خوشی میں روشنی
وہ تمہاری گورِ تیرہ جگمگاتے جائیں گے

میلاد کا موجودہ انداز پہلے تو نہیں تھا

سُوال: اگر کوئی کہے کہ میلاد کا موجودہ انداز نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دور میں نہیں تھا تو اُسے کیا جواب دیا جائے؟[1]

جواب: سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم نے قرآنِ کریم جمع کیا تھا،[2] پہلے قرآنِ کریم چمڑے، درخت کے چھلکے اور پتّے پر لکھا جاتا تھا،[3] نہ اِعراب لگے ہوتے تھے اور نہ ہی حُروف کے نُقطے ہوتے تھے۔ آج کے دور میں ویسا قرآنِ کریم آجائے تو اگر پہلے سے یاد ہو تو بندہ پڑھ لے گا ورنہ کوئی نہیں پڑھ سکے گا۔ بعد کے دور میں قرآنِ کریم پر نُقطے اور اِعراب وغیرہ لگائے گئے۔[4] آہستہ آہستہ قُرآنِ کریم کی کتابت میں بھی حُسن آتا گیا اور یہ عُمدہ کاغذ پر Print ہونے (چھپنے) لگا، اب قُرآنِ کریم چھپا چھپایا ہمیں نوازتا ہے۔ اب اگر کوئی اِعتِراض کرے کہ "ایسا قرآنِ کریم پڑھنا کیسا؟ کیونکہ ایسا قرآن نہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے اور نہ ہی صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم سے ثابت ہے، ہم نے قرآنِ کریم کو اِس انداز پر چھاپ لیا ہے" تو جواب یہی ہے کہ ایسا کرنا مَنع نہیں ہے، بلکہ شَریعت کے دائرے میں رہ کر اِس حوالے سے ہم جتنی ترقّی کریں گے وہ ثواب ہی کا کام ہوگا۔ اِسی طرح سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دور میں مَسجدوں کے اندر سُتونوں کی جگہ کھجور کے دَرَخت کے تنے ہوتے تھے، اُس پر کھجور کی چٹائی کی چھت ہوتی تھی، مَسجد کا فَرش بِالکُل کچّا اور مٹّی مٹّی ہوتا تھا۔[5] جبکہ آج کل لینٹر (RCC) کی مَسجد ہوتی ہے، Marbles (سنگِ مرمر) لگائے جاتے اور بہترین Carpets (قالین) بچھائے جاتے ہیں۔ یُوں ہی بَعض لوگ یہ کہہ کر Confuse (پریشان) کرتے ہیں کہ "اَذان سے پہلے دُرُود شریف کون پڑھتا تھا؟" میں یہ پوچھتا ہوں کہ "لاؤڈ اسپیکر (Loud speaker) پر اَذان کون دیتا تھا؟" سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دور میں لاؤڈ اسپیکر پر اَذان نہیں دی

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۴۴۱ - مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۸۶۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۴۴۰۔

4 ...... إحیاء العلوم، کتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثانی فی ظاھر آداب التلاوة، ۱/ ۳۶۸ - احیاء العلوم (مترجم)، ۱/ ۸۳۵۔

5 ...... مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۳۹۹۔

گئی، حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے یا کسی صحابی نے یا کسی تابعی نے یا کسی تبع تابعی نے لاؤڈ اسپیکر پر اَذان نہیں دی، بلکہ صدیوں تک لاؤڈ اسپیکر پر اَذان نہیں دی گئی، لیکن جب لاؤڈ اسپیکر پر اَذان ہونا شروع ہوئی تو اِسے فوراً گلے لگا لیا گیا، اب اَذان کی آواز دُور تک پہنچانے کے لئے گلیاں پار کر کے اسپیکر لگا دیئے جاتے ہیں۔ اِس میں کبھی کسی کو یہ وَسْوَسہ نہیں آتا کہ یہ "بِلالی اَذان" تو نہیں ہے، "اِسپیکر والی اذان" ہے۔ لیکن جہاں اَذان سے پہلے کسی نے دُرُود شریف پڑھا فوراً شیطان نے وَسْوَسہ ڈالا، زبان کی لگام کو تھوڑا ڈھیلا کیا اور بندہ بول پڑا کہ دُرُود شریف کون پڑھتا تھا؟ یار! دُرُود ہی تو پڑھا ہے اور کیا بولا ہے! کوئی بُری بات تو کی نہیں ہے۔ اِسی طرح آج کل مَدارِس اور جامعات بنے ہوئے ہیں جن میں "درسِ نِظامی" پڑھایا جاتا ہے، حالانکہ کسی حدیث میں درسِ نظامی کا نام تک نہیں ہے اور نہ ہی کسی صحابی نے درسِ نِظامی کیا تھا۔ "تفسیرِ جلالین" بھی کسی نے نہ پڑھی تھی نہ پڑھائی تھی۔ آج کل یہ بھی بولا جاتا ہے کہ "بُخاری میں دکھاؤ!" حالانکہ بُخاری نہ کسی صحابی نے لکھی ہے اور نہ ہی کسی تابعی نے، بلکہ بُخاری تو کسی عَرَبی شخص نے بھی نہیں لکھی، اِمام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عجمی تھے، لیکن آج کل سب اِس کی دلیل مانگتے ہیں۔ اُن سے پوچھا جائے کہ "بُخاری کی دلیل مانگنا کس صحابی کی سُنّت یا طریقہ ہے؟" یہ سب شیطان کے وسوسے ہیں، اِن پر نہ جایئے، ورنہ آپ کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔

تُم بھی کر کے اُن کا چرچا اپنے دل چمکاؤ! اُونچے میں اُونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ!

پُکارو! یا رسولَ اللہ! یا حبیبَ اللہ!

مسندِ اِمام اَحمد میں ہے: حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بِن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: "وَمَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَناً فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ"[1] ترجمہ: اور جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے یہاں بھی اچھی ہوتی ہے۔ یہاں مسلمان سے مُراد اَہلِ عِلْم اور تقویٰ ہیں۔[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جشنِ وِلادت منانے کو اَہلِ عِلْم و تقویٰ اچھا سمجھتے ہیں اور یہ آج کل کی اِیجاد نہیں ہے، نہ ہی دعوتِ اِسلامی نے اِسے شُروع کیا ہے، بلکہ سینکڑوں سال سے عُلَما و مشائخ اور صُوفیائے کرام و اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ

---

1 ...... مسند إمام أحمد، مسند عبد الله بن مسعود، ٢ / ١٦، حديث: ٣٦٠٠۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ٢٦ / ٥١٦ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

عَلَیْہِم اپنے اپنے دور کے مُطابِق اپنے اپنے انداز سے جشنِ وِلادت مناتے آئے ہیں، [1] بلکہ اپنا میلاد تو خُود سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی بیان فرمایا ہے۔ چُنانچہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: میں دُعائے اِبراہیم ہوں اور بِشارتِ عیسیٰ ہوں، میں اپنی ماں کا نظارہ ہوں جو اُنہوں نے میری وِلادت کے وَقت دیکھا کہ اُن کے سامنے ایک نُور ظاہِر ہوا جس سے اُن کے لئے شام کے محل چمک اٹھے۔ [2] اِس حدیثِ پاک میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود اپنا میلاد بیان فرمارہے ہیں اور اپنی وِلادت کا ذِکر کررہے ہیں۔ بلکہ صحیح بات تو یہ ہے کہ قرآنِ کریم میں بھی میلاد کا ذِکر موجود ہے۔

(**امیرِ اہلِ سُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 81 ہے:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۱﴾

(پ۳، آلِ عمران:۸۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تُم ضرور ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اُس کی مدد کرنا، فرمایا: کیوں تم نے اقرار کیا اور اِس پر میرا بھاری ذِمّہ لیا؟ سب نے عرض کی: ہم نے اِقرار کیا۔ فرمایا: تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

(**امیرِ اہلِ سُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) سُبْحٰنَ اللّٰہ! اِس آیت میں ذِکرِ مصطفٰے ہے اور وِلادتِ مُبارَکہ کی اِطلاع ہے۔ عُلَمائے کِرام کَثَّرَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے فرمایا ہے کہ اِس آیت میں اللہ پاک نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد اِرشاد فرمایا ہے۔ [3]

میرے آقا کی مدح سرائی اَہلِ سُنّت کے حصّے میں آئی
بگڑی آقا نے سب کی بنائی آس ہم بھی لگائے ہوئے ہیں

---

1 ...... سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، الباب الثالث فی اقوال العلماء فی عمل المولد الشریف، ۱/۳۶۵- فتاوی حدیثیہ، مطلب الاجتماع للموالد... الخ، ص۲۰۲- المواھب اللدنیہ، المقصد الاول، باب ذکر رضاعہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۷۸۔

2 ...... مسند إمام أحمد، مسند الشامیین، ۶/۸۷، حدیث: ۱۷۱۶۳۔

3 ...... خازن، پ۳، آل عمران، تحت الآیۃ: ۸۱، ۱/۲۶۷-۲۶۸ ماخوذاً- صراط الجنان، پ۳، آل عمران، تحت الآیۃ: ۸۱، ۱/۵۰۷۔

آپ جشنِ وِلادت کس طرح مَناتے ہیں؟

سُوال: جشنِ ولادت کا دن آتا ہے تو آپ کو کتنی خوشی ہوتی ہے؟ نیز آپ جشنِ وِلادت کس طرح مناتے ہیں؟

جواب: مجھے کتنی خوشی ہوتی ہے؟ اِس کا پیمانہ کہاں سے لاؤں! وِلادتِ مصطفےٰ کی خُوشی کس کو نہیں ہوتی ہو گی!

نِثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں رَبیعُ الاوّل
سِوائے اِبلیس کے جہاں میں سبھی تو خُوشیاں مَنا رہے ہیں

سبھی خُوش ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک کا کَرَم ہے کہ مجھے بھی خوشی ہوتی ہے۔ رہی بات یہ کہ جشنِ وِلادت کس طرح مَناتا ہوں؟ تو اب مَدَنی چینل پر Live (براہِ راست) ہوتا ہوں، پہلے جُلوسِ میلاد میں شریک ہوتا تھا۔ میں بتا بھی نہیں سکتا کہ کب سے جشنِ وِلادت منا رہا ہوں، آپ میں سے غالب اَکْثَرِیَّت پیدا بھی نہیں ہوئی ہو گی میں اُس وَقت سے جشنِ وِلادت منا رہا ہوں، جب سے ہوش سنبھالا ہے جشنِ وِلادت منایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارا گھرانا سُنّیوں کا گھرانا ہے، اپنی امّی جان کے مُنہ سے بارہویں اور گیارہویں شریف کا نام سُن رکھا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جُلُوسِ میلاد میں بھی اُس وَقت سے شریک ہو رہا ہوں جب جُلوس سڑک کے ایک طرف چلتا تھا اور دوسری طرف ٹریفک (Traffic) چلتی تھی۔ جُلوس بندر روڈ کے آرام باغ میں خَتْم ہوتا تھا۔ پھر عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے "نشتر پارک" تک جُلوس کی اِجازت کا مُطالَبہ کیا تو دو Groups (گروہ) ہو گئے، کچھ آرام باغ پر ہی رہے اور اَکْثَرِیَّت نے نشتر پارک کا رُخ کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب ہر سال جُلُوسِ میلاد بڑھتے ہی جا رہے ہیں اور اس میں اللہ پاک کی رَحمت سے دعوتِ اِسلامی کا بھی اپنا Role اور کردار ہے۔ اللہ کرے کہ ہم آخری سانس تک جشنِ ولادت مناتے رہیں۔ سچّی بات یہ ہے کہ جشنِ وِلادت اور ذِکرِ مصطفےٰ کے بغیر زندگی پھیکی پھیکی ہے۔ جن لوگوں کو اِس کی لَذّت حاصل نہیں ہے مجھے اُن پر تَرس آتا ہے۔ اگر ایک بار یہ لَذّت لگ گئی تو پھر نہیں چُھوٹے گی، آپ آکر تو دیکھیں، سارے وَسْوَسوں کو بھگائیں، اگر کسی عاشقِ رسول کی آپ پر نَظر پڑ گئی تو اِنْ شَآءَ اللہ جس طرح در و دیوار چمک رہے ہیں اُسی طرح آپ کا دِل بھی چمک اُٹھے گا۔

www.dawateislami.net

63 سال عُمر ہونے کی خواہش کرنا کیسا؟

سُوال: یہ خواہش کرنا کیسا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرح میری عُمر 63 سال ہو؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: برابری کی خواہش نہ کرے، تھوڑی کم کی کرے۔ میں نے بھی یہ خواہش کی تھی اور بارہا اِس کا اِظہار بھی کیا تھا، لیکن میں اب وہ عُمر گُزار چکا ہوں، ”جو مالِک کی مرضی“، خواہش کرنے میں کیا جاتا ہے! یہ عشق و محبّت کی بات ہے۔

”چراغاں“ میں مُقابلہ کرنا کیسا؟

سُوال: جب ہم گلی کُوچے سجاتے ہیں تو بَعض لوگ کہتے ہیں: آپ نے گلی صحیح طرح سے نہیں سجائی، ہماری گلی دیکھو! کیسی اچّھی سجی ہے۔ کیا ایسا کہنے سے دوسروں کی دِل آزاری ہو سکتی ہے؟ اِس بارے میں کچھ اِرشاد فرما دیجئے۔

جواب: دِل اِتنا چھوٹا نہیں رکھنا چاہیے، بڑا رکھنا چاہیے۔ بَعض اَوقات Competition (مُقابلہ) ہوتا ہے اور ہر کوئی جانتا ہے کہ Competition میں ایک آگے نکلتا ہے اور دوسرا پیچھے رہ جاتا ہے۔ پیچھے رہنے والے کی تھوڑی دِل آزاری ہوتی ہے، لیکن یہ وہ دِل آزاری نہیں ہوتی جس پر گُناہ ہو۔ اَلْبَتَّہ اگر جیتنے والے کا انداز دِل آزار ہے، مثلاً اُس نے دِل آزاری والی گفتگو کی تو اُس کے الگ اَحکام ہوں گے۔ صرف اِتنا کہنا کہ ہماری گلی تمہاری گلی سے زِیادہ سجی ہوئی ہے اِس میں کوئی حَرَج نہیں ہے، انداز کا فَرق ہے۔ اَلْبَتَّہ طَعنہ وغیرہ نہیں دینا چاہیے کہ ”تم نے سُستی کی، تم نے خَرچہ نہیں کیا، تم لوگ کنجوس ہو، ہمارے علاقے میں دلیر لوگ رہتے ہیں، کیسا سجایا ہے“ یہ سب دِل آزاری والی باتیں ہیں۔ اللہ پاک کی رِضا کے لئے Competition ہو سکتا ہے، اَلْبَتَّہ شَرط نہیں لگا سکتے کہ ”جو ہار گیا وہ جیتنے والے کو یہ دے گا۔“ یہ جائز نہیں ہے، جُوئے کی صُورت ہے۔[1] آج کل یہ بھی رَواج ہے کہ جو اچّھی سجاوٹ کرتا ہے، اُس کو تنظیمیں اِنعام دیتی ہیں، اِس میں بھی کوئی حَرَج نہیں ہے۔ جس کو اِنعام نہیں ملا اُس کی اِیذا کی صُورت نہیں بنے گی۔

جشنِ وِلادت کی خُوشی میں عِیدی تقسیم کرنا کیسا؟

سُوال: آپ نے آج جُلُوسِ میلاد کے شُرَکا میں عِیدی تقسیم کی، کیا ہمیں بھی عِیدی تقسیم کرنی چاہیے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۹ / ۶۵۱ - ۶۵۲۔

www.dawateislami.net

جواب: عام طور پر بڑا شخص چھوٹوں کو عِیدی دیتا ہے۔ میری عُمر آپ کے سامنے ہے۔ اگر بچّہ بڑے کو عِیدی دے گا تو بڑا عجیب لگے گا۔ یہ میں آپ کی بَچَت کی صُورت بتا رہا ہوں۔ بہر حال! جشنِ وِلادت کی خُوشی میں اگر کوئی عِیدی تقسیم کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

عشقِ رسول کے ساتھ جینے کا کیا مطلب ہوتا ہے؟

سُوال: عشقِ رسول کے ساتھ جینے کا کیا مَطلب ہوتا ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اِنسان کو ماں باپ سے مَحَبَّت ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیے۔ اِسی طرح اَولاد سے بھی مَحَبَّت ہوتی ہے جب ہی اُسے کما کر کھلاتے ہیں، عید کے دن اچھّے اچھّے اور قیمتی کپڑے پہناتے ہیں، اُس کی دَوا دارُو (یعنی عِلاج مُعالَجہ) کا اِنتِظام کرتے ہیں، گویا اپنا سب کچھ اَولاد کے لئے قُربان کرتے ہیں۔ تو اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بال بچّوں، ماں باپ، اپنے مال اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ مَحَبَّت ہونی چاہیے۔[1] جب ہم اپنی آل اَولاد کے لئے اِتنا کچھ کرتے ہیں تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خُوش کرنے کے لئے کیا کیا کرنا چاہیے۔ مَحَبَّت جب بڑھتی اور بہت زیادہ ہو جاتی ہے تو اُسے عشق کہا جاتا ہے۔[2] ہمیں عشقِ رسول میں زِندگی گزارنی چاہیے، اور عشقِ رسول کا اعلیٰ دَرَجہ یہی ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَنداز اور آپ کے طور طریقے اپنائے جائیں، آپ کے نَقشِ قَدَم اور آپ کی سُنّتوں پر چلا جائے، آپ کے اَحکامات پر عَمَل کیا جائے۔ جیسے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نَماز کا حکم دیا تو نَماز پڑھیں، روزوں کا اِرشاد فرمایا تو روزے رکھیں، گُناہوں سے بچنے کا فرمایا تو گُناہوں سے بچتے رہیں، اچھّے اَخلاق اور اَعلیٰ کِردار کے ساتھ زِندگی گُزاریں۔ یہ سب چیزیں کرنے والا عَملاً بھی عاشقِ رسول ہے۔ ورنہ جو گُناہ گار ہے وہ بھی عاشقِ رسول ہو سکتا ہے۔

جُلوسِ میلاد میں شرکت کی نیّتیں

سُوال: جُلوسِ میلاد میں شرکت کے لئے کیا کیا اچّھی نیّتیں کی جاسکتی ہیں؟ (رحیم یار خان سے سُوال)

---

1 ...... بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم من الایمان، ۱/۱۷، حدیث: ۱۵۔

2 ...... إحیاء العلوم، کتاب المحبة والشوق والأنس والرضا، بیان السبب فی زیادة النظر...إلخ، ۵/۲۹ – احیاء العلوم (مترجم)، ۵/۶۸۔

جواب: جُلوسِ میلاد میں شرکت کو نَفس بہت پسند کرتا ہے، کیونکہ اِس میں لنگر اور کھانے کی چیزیں ملتی ہیں جس سے مزہ آتا ہے، لوگ چیزیں جمع بھی کرتے ہیں اور اِس میں کوئی حَرَج بھی نہیں ہے۔ جُلوسِ میلاد میں شرکت کے لئے یہ نیتیں کی جاسکتی ہیں: ❁ اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی کرنے کے لئے شرکت کروں گا ❁ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جیسی عظیم نعمت کا چرچا کروں گا ❁ ذِکرِ رسول سُن کر اور ذِکرِ رسول کرکے اللہ پاک کی رَحمت کا حق دار بنوں گا، کیونکہ جہاں نیک بندوں کا ذِکر ہو وہاں رَحمت نازل ہوتی ہے،[1] تو جہاں نیکوں کے سردار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر ہوگا وہاں کتنی رَحمتیں نازِل ہوں گی!! ❁ رسولِ پاک اور اِسلام کی عَظمت کا اِظہار کروں گا ❁ جشنِ وِلادت کا تبرُّک حاصِل کروں گا، کیونکہ جو کھانا پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا بُزرگوں کے اِیصالِ ثواب کے لئے تقسیم کیا جائے وہ بَرَکت والا ہوتا ہے اور اُس سے ظاہِری و باطنی بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ ”میں اگرچہ اب جُلوسِ میلاد میں شریک نہیں ہو پاتا، لیکن تھوڑا تبرُّک منگواتا ہوں، تاکہ اُسے کھا کر بَرَکت حاصِل کروں۔“

جب جُلوسِ میلاد نکلتا ہے تو غیر مسلم حیرت سے دیکھتے ہیں کہ اِن کو اپنے نبی سے اِتنی مَحبَّت ہے کہ تقریباً ڈیڑھ ہزار سال گُزرنے کے بعد بھی اِن کی اپنے نبی سے مَحبَّت کم نہیں ہوئی اور یہ ان کی Birthday (یومِ وِلادت) مناتے، خُوشیاں کرتے اور سجاوٹ کا اِہتِمام کرتے ہیں۔ اِتنا تو دنیا کے کسی Leader (راہ نُما) کے لئے نہیں کیا جاتا، اور بِالفَرض کوئی Leader زندہ ہو اور اُس کے لئے ایسا کر بھی لیا جائے تو اِس کے پیچھے ہزار مفادات ہوتے ہیں اور اُس کے مرنے کے بعد کوئی اُسے یاد نہیں رکھتا، لیکن پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے پیارے پیارے قائد اور سردار ہیں کہ دنیا سے پَردہ فرمانے کے بعد بھی اُن کا عشق بڑھتا ہی جارہا ہے، کوئی کتنا ہی گُناہ گار کیوں نہ ہو اُس کے دل میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہوتی ہے۔ ایسے بھی واقعات ہوئے ہیں کہ جُلوسِ میلاد اور چَراغاں دیکھ کر غیر مسلموں نے اِسلام قُبول کیا ہے۔

محمد کی مَحبَّت دینِ حق کی شَرطِ اوّل ہے
اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

[1] ...... المقاصد الحسنة، حرف العين المهملة، حديث: ۷۲۰، ص ۲۹۹۔

مُحتاط آدمی ہمیشہ سکھی رہتا ہے

سُوال: آپ نے فرمایا کہ ”میں جشنِ وِلادت کا تبرُّک منگواتا ہوں“ تو اگر آپ کے مُریدین کو اِس سے ترغیب ملے اور وہ آپ کے لئے جشنِ وِلادت کا تبرُّک لے آئیں تو اِتنے سارے تبرُّک کا آپ کیا کریں گے ؟(نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: سُبْحٰنَ اللہ! بوریاں بھر کر بھی لائیں گے تو میرے پاس کھانے والے بہت ہیں، کچھ اِن کو دے دوں گا اور کچھ اُن کو دے دوں گا، یُوں سارا بٹ جائے گا۔ لیکن مَسْئلہ یہ ہے کہ Security والے (حارِسین) نہ تبرُّک لانے دیں گے اور نہ ہی انہیں آنے دیں گے۔ مجھے بھی پتا نہیں چلے گا کہ کوئی دیوانہ تبرُّک کا ڈَبّہ لئے کھڑا ہوا ہے اور Security والے مُزاحمت کر رہے ہیں۔ ایسا کرنا Security والوں کی ڈیوٹی ہے اور انہیں ایسا کرنا بھی چاہیے، کیونکہ خُدانخواستہ کوئی اِس کی آڑ میں نُقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔ اگر کوئی کچھ بھجواتا بھی ہے تو مجھے چاہیے کہ اُس چیز کو اِستعمال نہ کروں، جو اپنا جاننے والا اور بااِعتماد شَخْص ہے اُسی سے ترکیب رکھوں، کیونکہ اَنجان لوگوں سے چیزیں لے کر کھانے میں میرے لئے Risk factor (نقصان کا خطرہ) ہے۔ اگر میرے لئے کوئی کچھ لاتا بھی ہے تو اُس سے پُوچھا جاتا ہے کہ ”تمہارے پاس یہ کہاں سے آیا؟ یا تمہیں یہ کس نے دیا ہے؟“ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی اُس کے ذَریعے کچھ بھجوا دے۔ اللہ پاک خیر فرمانے والا ہے۔ میرے دُشمن بہت ہیں اور یہ دُشمنی کسی جائیداد یا Business (کاروبار) کی وجہ سے نہیں ہے، یہ دُشمنی اِس لئے ہے کہ میں اللہ پاک کا نام لیتا ہوں، اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر کرتا ہوں، یَا رسولَ اللہ کا نعرہ لگاتا ہوں اور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر کرتا ہوں۔ اللہ پاک حفاظت فرمانے والا ہے، لیکن گجراتی کہاوت ہے: ”جتنا نَرسَدا سُکھی“ یعنی مُحتاط آدمی ہمیشہ سُکھی رہتا ہے۔ اَلْبَتَّہ جب کسی کا ٹائم پُورا ہو جاتا ہے تو اُس سے چُوک ہو جاتی ہے۔ اللہ کریم ہمارے حال پر رَحم فرمائے۔ جب تک زندہ ہیں ذِکرِ مصطفٰے اور دین کی خدمت کرتے رہیں۔

عِیدِ میلادُ النبی کا روزہ رکھنا کیسا؟

سُوال: عِیدِ میلادُ النبی کو عِید بھی کہتے ہیں اور اِس کا روزہ بھی رکھتے ہیں، حالانکہ عِید کے دن کا روزہ نہیں رکھا جاتا۔

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کا روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ سے اِس کا سَبَب پُوچھا گیا تو اِرشاد

فرمایا: ”فِیْہِ وُلِدْتُّ“ یعنی اِس دِن میری وِلادت ہوئی۔[1] آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا Birthday (یومِ وِلادت) روزہ رکھ کر مناتے تھے۔ رہا 12 رَبیعُ الاوّل شریف کا روزہ، تو اگرچہ اَحادیثِ کریمہ سے اِس کا ثُبوت نہیں ہے، لیکن ثُبوت نہ ہونا اِس کے ناجائز ہونے کی دلیل بھی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے فون کے ذریعے شَرعی مسئلہ دَریافت کیا اور میں مَدَنی چینل کے ذَریعہ جواب دے رہا ہوں تو یہ بھی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابِت نہیں ہے، لیکن پھر بھی جائز ہے۔ اِسی طرح بارہویں شریف کا روزہ بھی جائز ہے۔ جُمعہ کے دن کو حدیثِ پاک میں عِید کہا گیا ہے،[2] لیکن اِس کے باوُجود جُمعہ کا روزہ رکھنا ناجائز نہیں ہے۔[3] رَمضان شریف میں بھی چار یا پانچ جُمعے آجاتے ہیں، اُن کا بھی روزہ رکھا ہی جاتا ہے۔ بہر حال! عیدِ میلادُ النبی کا روزہ رکھنا گُناہ یا منع نہیں ہے۔ رکّھیں گے تو ثواب ملے گا، نہیں رکّھیں گے تو گُناہ نہیں ملے گا۔ اگر کوئی روزہ نہیں رکھتا تو اُسے ہم بُرا بھلا بھی نہیں کہتے۔ اَلْبَتَّہ اگر کوئی روزہ رکھتا ہے تو اُسے ناجائز نہیں سمجھنا چاہیے، ورنہ آپ گُناہ گار ہوں گے۔ جب شَریعت نے ناجائز نہیں کہا تو آپ ناجائز کہنے والے کون ہوتے ہیں!! آپ بھی روزہ رکھ لیں، اور بارگاہِ رِسالت میں اِیصالِ ثواب کرنے اور تحفہ پیش کرنے کی نیّت کر لیں، اِنْ شَآءَ اللہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی جشنِ ولادت کے صدقے نواز دیں گے۔

ٹیلی تھون میں پورا یُونِٹ نہ دے سکتے ہوں تو کیا کریں؟

سُوال: دعوتِ اِسلامی 24 نومبر 2019 کو ٹیلی تھون (Telethon) کرنے جا رہی ہے جس میں 10 ہزار روپے کا ایک یُونِٹ (Unit) ہے، اگر کوئی ایک یُونِٹ نہ دے سکتا ہو تو وہ کیا کرے؟[4]

جواب: اگر کوئی ایک یُونِٹ پُورا نہیں دے سکتا تو تین چار اِسلامی بھائی مِل کر ایک یُونِٹ دے دیں، یا کم رقم بھی جمع

---

1 ...... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب ثلاثة أیام من کل شھر وصوم... إلخ، ص ۴۵۵، حدیث: ۲۷۴۷۔

2 ...... حدیثِ پاک ہے: اللہ پاک نے اِسے (یعنی جُمعہ کو) مسلمانوں کے لئے عید کا دن بنایا ہے تو جو شخص جُمعہ میں آئے وہ غسل کرے اور جس کے پاس خُوشبو ہو وہ خُوشبو لگائے اور مسواک کرے۔ (ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلاة والسنة فیھا، باب ما جاء فی الزینة یوم الجمعة، ۲/۱۶، حدیث: ۱۰۹۸)

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۵۵۹۔

4 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

کروانا چاہیں تو چاہے ایک روپیہ ہی کیوں نہ ہو وہ دے دیں، جتنا آپ دینا چاہیں آپ کو اِجازت ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ 10 ہزار سے کم ہم نہیں لیں گے۔ قطرہ قطرہ دریا بنتا ہے، اِس لئے آپ حسبِ توفیق کچھ نہ کچھ حصّہ لیں۔ زیادہ یُونِٹ دیں گے تو زیادہ اچھا ہے کہ جتنا شہد ڈالیں گے اُتنا میٹھا ہو گا۔ ایک یُونِٹ، دو یُونِٹ، بلکہ بارگاہِ رِسالت میں نذر کرنے اور جشنِ وِلادت منانے کی نیّت سے 12 یُونِٹ دیں۔ جو زیادہ دے سکتے ہوں وہ 112 یُونِٹ کی نیّت کر لیں۔ چاہیں تو 24 نومبر سے پہلے بھی یہ پیسے جمع کرا سکتے ہیں، کیونکہ نیکی کے کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔

پاکستانی کرنسی میں حق مہر کتنا ہونا چاہیے؟

سُوال: شرعی طور پر حق مہر پاکستانی Currency (روپیوں) میں کتنا ہونا چاہیے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: شَرِیعت کی طرف سے جو مہر کی مقدار مقرّر ہے وہ 10 دِرہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی ہے۔[1] اب چاہے اِس کی رقم پاکستانی Currency میں ہو یا کسی اور مُلک کی Currency میں ہو۔ پاکستانی Currency میں آج کل (نومبر 2019) کی Current value (حالیہ قدر و قیمت) کے حساب سے 2500 سے 3000 کے درمیان شرعی حق مہر ہو گا۔ جس وقت دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی کا جیسا Rate (نِرخ) ہو گا اُسی حساب سے مہر کی رقم بنے گی۔ ہم پاکستانی Currency میں اسے مقرّر نہیں کر سکتے۔ جب Value (قدر و قیمت) تبدیل ہو گی تو رقم بھی تبدیل ہو جائے گی۔ دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی سے کم مہر نہیں ہو سکتا۔ اَلبتّہ جتنا زِیادہ دینا چاہیں دے سکتے ہیں، لیکن وہ ایسا ہو جسے ادا کرنے میں آسانی ہو۔

قرض واپس کرنے کی تاریخ مقرّر کرنا ضروری ہے؟

سُوال: کیا قرض واپس کرنے کی تاریخ Fix (مقرّر) کرنا ضروری ہے؟ یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب آپ کو آسانی ہو دے دینا؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: دونوں صُورتیں ہو سکتی ہیں۔ اگر یہ کہا ہو کہ جب چاہو دے دینا، تو پھر بھی قرض واپس کرنے کا مُطالَبہ کر سکتا ہے۔[2]

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۲/ ۶۴، حصّہ: ۷۔

2 ...... مُقرِض (قرض خواہ) نے اگر کوئی میعاد مقرّر کر بھی دی ہو تو وہ میعاد اُس پر لازم نہیں، جب چاہے مطالبہ کر سکتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۲/ ۷۵۳، حصّہ: ۱۱)

www.dawateislami.net

”تَرمیم“ کا کیا مطلب ہوتا ہے؟

سُوال: ”تَرمیم“ کا کیا مطلب ہوتا ہے؟(سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: ”تَرمیم“ اِتنا مشکل لفظ نہیں ہے، لیکن اِس کے باوجود ایک تعداد ہے جو اِس کا مطلب نہیں سمجھتی، انگلش میں اسے ”Editing“ کہتے ہیں اور اُردو میں ”تبدیلی“ کو ترمیم کہا جاتا ہے۔ میری کوشش ہوتی ہے کہ جہاں جہاں ممکن ہو گفتگو میں اِنگلش کے الفاظ بھی شامل کیا کروں، تاکہ سمجھنا آسان ہو جائے، کیونکہ سب کی اُردو اتنی اچھی نہیں ہوتی۔

مُسافِر مقتدی کی مقیم اِمام کے پیچھے کیا نیّت ہو گی؟

سُوال: جب اِمام مقیم ہو تو مُسافِر مقتدی اِمام کے پیچھے کیسے نیّت کرے گا؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اِمام مقیم ہو تو مُسافِر اُس کے پیچھے پُوری نماز پڑھے گا۔[1] نیّت یہ ہو گی کہ مثلاً ”میں چار رکعت ظہر کی نیّت کرتا ہوں، پیچھے اِس اِمام کے، واسطے اللہ کے، مُنہ میرا کعبہ شریف کی طرف۔“ زَبان سے بولنا شَرط نہیں ہے، دِل میں نیّت ہونا ضروری ہے۔[2] نیّت میں رَکعت کا ذِکر نہ بھی کریں تب بھی چل جائے گا۔[3]

اَصحابِ فِیل کا واقعہ

سُوال: اَصحابِ فِیل کا واقعہ سُنا دیجئے؟[4]

جواب: تقریباً 1500 سال پہلے مُلکِ یَمَن اور حَبَشہ پر ”اَبْرَھَہ“ نامی شخص کی بادشاہت تھی، وہ دیکھا کرتا تھا کہ لوگ حج کے لئے مکّہ شریف جاتے اور خانہ کعبہ کا طَواف کرتے ہیں، اُس نے سوچا: کیوں نہ میں یَمَن کے شہر (City) صَنْعاء میں ایک عِبادت خانہ بنواؤں، تاکہ لوگ خانۂ کعبہ کے بجائے اِس کا طَواف کرنے آئیں۔ چنانچہ اُس نے ایک عِبادت خانہ بنوا دیا، مُلکِ عَرَب کے لوگوں کو یہ بات بہت بُری لگی اور قبیلۂ بنی کنانہ کے ایک شخص نے اُس عِبادت خانے کو خراب

---

1 ...... دُرِّمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ۲/۷۳۶۔

2 ...... دُرِّمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، بحث النیۃ، ۲/۱۱۲۔

3 ...... دُرِّمختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/۱۲۰–۱۲۱۔

4 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کر دیا۔ اَبْرَھَہ کو جب معلوم ہوا تو اُس نے غُصّہ میں آکر کعبہ شریف کو گرانے کی قَسم کھالی۔ چنانچہ اِس اِرادہ سے وہ لشکر لے کر مکّہ شریف کی طَرَف چل پڑا۔ لشکر میں بَہُت سارے ہاتھی (Elephants) تھے اور اُن کا سردار ایک ”محمود“ نامی ہاتھی تھا جس کا جسم بڑا مَضبوط تھا۔ اُنہی ہاتھیوں کی وَجہ سے اُس لشکر کو قرآنِ کریم میں ”اَصْحٰبُ الْفِیْل“ (یعنی ہاتھی والے) فرمایا گیا ہے۔ اَبْرَھَہ نے مکّے شریف کے قریب پہنچتے ہی ایک وادی میں پڑاؤ ڈالا اور مکّے والوں کے جانوروں پر قبضہ کر لیا جن میں اللہ پاک کے آخری نبی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دادا جان حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے 200 اُونٹ بھی شامل تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اَبْرَھَہ کے ناپاک اِرادے دیکھ کر مکّہ والوں کو پہاڑوں میں پناہ لینے کا حکم دیا اور اللہ پاک سے خانہ کعبہ کی حِفاظت کی دُعا کرنے کے بعد خود بھی ایک پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ صُبح ہوئی تو اَبْرَھَہ نے حملہ کرنے کے لئے لشکر کو رَوانگی کا حکم دیا، جب مَحمود نامی ہاتھی کو اُٹھایا گیا تو لشکر والے جس طَرَف بھی اُس کا رُخ کرتے، چلنے لگتا۔ مگر کعبے کی طرف مُنہ کرتے تو وہ بیٹھ جاتا۔ ابھی یہ مُعاملہ چل ہی رہا تھا کہ اچانک اَبابیل نامی (سفید سینوں والے کالے) پرندوں کی فوج سُمندر کی طرف سے اُڑتی ہوئی لشکر کے سَر پر پُہنچ گئی، ہر اَبابیل کے پاس تین چھوٹے پتّھر تھے، دو پنجوں میں اور ایک مُنہ میں جب کہ ہر سنگریزے (کنکری) پر مرنے والے کا نام بھی لکھا ہوا تھا۔ اَبابیلوں نے لشکر پر وہ کنکریاں (چھوٹے چھوٹے پتّھر) برسانا شروع کر دیئے، جس ہاتھی سُوار پر وہ پتّھر گِرتا اُس کی لوہے والی جنگی ٹوپی توڑ کر سَر میں گھستا اور جسم کو چیرتا ہوا ہاتھی تک پہنچتا، پھر ہاتھی کے جسم میں سُوراخ کرتا ہوا زمین میں گِر جاتا، یُوں پُورا لشکر (Army) ہَلاک ہوگئی اور ایسے ڈھیر ہو گئے جیسے جانوروں کا کھایا ہوا بُھوسہ ہوتا ہے۔ جس سال یہ عذاب نازِل ہُوا، بعد میں اُسی سال رَحمت والے آقا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت (Birth) ہوئی۔[(1)]

اے عاشقانِ رسول: اللہ پاک کی نافرمانی میں دنیا و آخرت کی رُسوائی ہے۔ کعبہ شریف کا اَدَب و تعظیم (Respect) کرنا لازِم ہے، مُقدّس جگہوں کی بے اَدَبی کرنے والوں کا اَنجام بہت بُرا ہوتا ہے جیسا کہ ہاتھی والے لشکر کا ہوا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم نَماز، تِلاوت اور دیگر نَفْل عبادات کے لئے جب مَسْجِد میں حاضر ہوں تو آداب کا خَیال رکھیں، کیونکہ روشن

---

(1) ...... عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۲۲۴-۲۲۶ ماخوذاً- صراط الجنان، ۱۰/ ۸۲۷-۸۲۸ ماخوذاً۔

مستقبل(Bright Future) اُن لوگوں کا ہوتا ہے جو اَدَب کرتے ہیں۔ باادب بانصیب۔ بے اَدَب بے نصیب۔

حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی پیاری آواز

سُوال: سُنا ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز بہت پیاری تھی، اِس بارے میں کچھ اِرشاد فرمادیجئے۔[1]

جواب: اللہ پاک نے اپنے ہر نبی کو خوبصورت آواز (Beautiful voice) عطا فرمائی ہے۔[2] اُن میں سے ایک نبی حضرتِ سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام بھی ہیں۔ اللہ پاک نے حضرتِ سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو زَبُور شریف عطا فرمائی۔[3] یہ آسمانی کتاب ہے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام جب زَبُور کی تِلاوت کرتے تو اِنسان، جِنّات، جانور اور پرندے وغیرہ تِلاوت سُننے کے لئے جمع ہو جاتے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز کی لَذّت میں کھو کر کئی لوگ اِنتِقال کر جاتے تھے۔[4] ہوا رُک جاتی تھی۔[5] حضرتِ سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو چیز بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز میں زَبُور کی تِلاوت سنتی وہ جُھومنے لگ جاتی۔[6] حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: آپ عَلَیْہِ السَّلَام 70 لہجوں میں زَبُور کی تِلاوت فرمایا کرتے تھے، آپ کی قِراءت ایسی ہوتی تھی کہ بُخار میں جو شخص ہو وہ بھی خُوشی سے جُھوم اُٹھتا تھا۔[7] آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی دلنشین (یعنی بہترین، عُمدہ، خوبصورت، دِل کو اَچّھی لگنے والی) تِلاوت سُن کر چَرِند پرند بلکہ پہاڑ (Mountains) بھی تسبیح کرنے لگ جاتے۔[8] پہاڑ جب تسبیح کرتے (یعنی اللہ پاک کی پاکی بیان کرتے) تو باقاعدہ تسبیح کی آواز آیا کرتی تھی۔[9] جنّتی جب جنّت

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... الشمائل المحمدية للترمذی، ص۱۸۳۔

3 ...... پ۶، النساء: ۱۶۳۔

4 ...... الرسالة القشيرية، ص۳۶۷۔

5 ...... الروض الفائق، المجلس العاشر فی ذکر ماجاء فی البکاء... الخ ص ۷۲ ملخصاً۔

6 ...... موسوعة لابن ابی الدنيا، ۳/۲۴۴-۳۷۲۔

7 ...... عمدة القاری کتاب فضائل القران، باب من لم يتغن بالقرآن، ۱۳/ ۵۲۶، تحت الحديث: ۵۰۲۳۔

8 ...... عجائب القران مع غرائب القرآن، ص۱۷۳ ملخصاً۔

9 ...... قرطبی، پ۲۲، سبا، تحت الآية: ۱۰، جز ۱۴، ۷/۱۹۵۔

میں چلے جائیں گے تو اللہ پاک آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے اِرشاد فرمائے گا: اے داؤد! میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ مِنبر پر کھڑے ہو جاؤ اور میرے پیارے بندوں کو زَبُور کی 10 سُورَتوں کی تِلاوت سُناؤ، چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام مِنبر پر تشریف لا کر تِلاوت فرمائیں گے، جنّتیوں کو تِلاوت سُن کر اِتنا مزہ آئے گا جتنا جنّت کی حُوروں کا ذِکر سُن کر بھی نہ آیا ہو گا۔ تِلاوت کی لذّت سے جنّتی جُھومنے لگ جائیں گے۔(1)

اے عاشقانِ رسول: سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے اپنے اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بڑی خُوبیاں عطا کی ہیں۔ یہ بھی پتا چلا کہ اللہ پاک کا ذِکر کرنا سُننا بہُت بڑی نعمت ہے کہ جانوروں اور دَرَخت بھی اللہ پاک کے ذِکر سے سُکون حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں بھی قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنی چاہیے، اللہ پاک کا ذِکر کرنا چاہیے، دُرُودِ پاک پڑھنا چاہیے اور جُھوم جُھوم کر پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتیں پڑھنی چاہئیں۔

نُور والا آیا ہے، ہاں نُور لیکر آیا ہے
سارے عالَم میں یہ دیکھو نُور کیسا چھایا ہے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللہ (وسائلِ بخشش)

مدینے شریف ہجرت کرنے کی تاریخ

سُوال: آقا عَلَیْہِ السَّلَام کس تاریخ کو مدینے شریف ہجرت کر کے پہنچے تھے؟ (مدینے شریف سے سُوال)

جواب: مکتبۃ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفےٰ" کے صفحہ نمبر 171 پر ہے: "مدینۂ منوّرہ سے تین میل کے فاصلہ پر جہاں آج "مسجدِ قُبا" بنی ہوئی ہے۔ 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل کو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رونق افروز ہوئے اور قبیلۂ عَمرو بن عوف کے خاندان میں حضرت کلثوم بن ہِدْم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے مکان میں تشریف فرما ہوئے۔" یُوں آپ 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف کے دِن ہجرت کر کے مقامِ قُبا پر پہنچے تھے۔

---

1 ...... قرۃ العیون، الباب العاشر، فی النھی عن المزامیر والمغانی، ص ٤٠٧۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	مُحتاط آدمی ہمیشہ سکھی رہتا ہے	10
بیٹی کی پیدائش پر مُبارَک باد دینا کیسا؟	1	عِیدِ میلادُ النَّبی کا روزہ رکھنا کیسا؟	10
صرف رَبیعُ الاوّل میں ہی چراغاں کیوں؟	1	ٹیلی تھون میں پورا یونٹ نہ دے سکتے ہوں تو کیا کریں؟	11
میلاد کا موجودہ انداز پہلے تو نہیں تھا	3	پاکستانی کرنسی میں حق مہر کتنا ہونا چاہیے؟	12
آپ جشنِ وِلادت کس طرح مَناتے ہیں؟	6	قرض واپس کرنے کی تاریخ مقرّر کرنا ضروری ہے؟	12
63 سال عُمر ہونے کی خواہش کرنا کیسا؟	7	”ترمیم“ کا کیا مطلب ہوتا ہے؟	13
”چراغاں“ میں مُقابلہ کرنا کیسا؟	7	مُسافِر مقتدی کی مقیم اِمام کے پیچھے کیا نیّت ہوگی؟	13
جشنِ وِلادت کی خُوشی میں عِیدی تقسیم کرنا کیسا؟	7	اَصحابِ فِیل کا واقعہ	13
عشقِ رسول کے ساتھ جینے کا کیا مطلب ہوتا ہے؟	8	حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی پیاری آواز	15
جُلوسِ میلاد میں شرکت کی نیتیں	8	مدینے شریف ہجرت کرنے کی تاریخ	16

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفیٰ**	**مطبوعات**
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیرخازن	علی بن محمد ابراہیم، متوفی ۷۴۱ھ	دارالکتب العربیۃ الکبریٰ
تفسیرقرطبی	ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دارالفکر بیروت
صراط الجنان	ابو صالح مفتی محمد قاسم عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی
بخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالکتاب العربی ۱۴۲۷ھ
ابن ماجہ	امام ابو حسن حنفی معروف سندی، متوفی ۱۱۳۸ھ	دارالمعرفۃ بیروت

مسند إمام أحمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
معجم کبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار إحیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
فردوس الأخبار	شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
المقاصد الحسنة	محمد عبد الرحمن السخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۵ھ
عمدة القاری	علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
الفتاوی الحدیثیة	شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی، ۹۷۴ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۱۹ھ
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفة بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفة بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوٰی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبة المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
الشمائل المحمدية	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
المواهب اللدنية	شیخ احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۶ھ
سبل الهدى والرشاد	امام محمد بن یوسف شامی، متوفی ۹۴۲ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۴ھ
موسوعة الإمام أبن أبي الدنيا	حافظ ابو بکر عبد اللّٰہ بن محمد قرشی، متوفی ۲۸۱ھ	المکتبة العصریة بیروت ۱۴۲۶ھ
قرة العيون	امام ابو اللیث سمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۱۶ھ
الرسالة القشيرية	ابو القاسم عبد الکریم قشیری، متوفی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۲ھ
إحياء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبة المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
الروض الفائق	شیخ شعیب حریفیش، متوفی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۱۶ھ
عجائب القرآن مع غرائب القرآن	شیخ الحدیث علامہ مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبة المدینہ کراچی
وسائل بخشش	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبة المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**غورو فکر**“ کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net